سبق نمبر 1

ہجرتِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

مصنف کا نام : مولانا شبلی نعمانیؒ

تصنیف کا نام : سیرۃ النبیؐ

تعارف:۔

مولانا شبلی نعمانیؒ 1857ء میں قصبہ بندول، ضلع اعظم گڑھ، بھارت میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد کا نام شیخ حبیب اللہ تھا۔مولانا شبلی نے کچھ عرصہ وکالت کی پھر علی گڑھ کالج میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔وہاں انھیں سر سیّد، حالی، محسن الملک اور آرنلڈ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔1892ء میں آرنلڈ کے ساتھ شبلی نے مصر، شام قسطنطنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔لکھنؤ میں ''ندوۃ العلما'' کا قیام آپ کی کوشش سے ہوا۔اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں انھوں نے ایک عظیم ادارہ ''دارالمصنّفین'' قائم کیا جو آج بھی کام کر رہا ہے۔آپ کی وفات 1914ء میں ہوئی۔

نثری خوبیاں:۔

شبلی شاعر بھی تھے،لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر اُن کی نثر پر ہے۔ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔شبلی نے اگرچہ مختلف موضوعات مثلاً: تاریخ،تنقید،سوانح، سیرت، تذکرہ،ادب،معاشرت،عقائد،تصوف اور سیاست پر قلم اٹھایا مگر ان کے طرز اظہار میں ادبیت کی شان موجود ہے۔ جوشِ بیان، ، ایجاز و اختصار، روانی و برجستگی، محققانہ انداز،غنائیت اور شعریت ان کے اسلوبِ بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

تصانیف:۔

شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔اہم تصانیف میں: شعر العجم، الفاروقؓ، المامون، سیرۃ النعمان، الغزالی، سوانحِ مولانا روم، سفر نامہ روم و مصر و شام، اور سیرۃ النبیؐ شامل ہیں۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ابتدائے واقعہ	واقعے کا آغاز	اجلاسِ عام	عام جلسہ

اختصار پسندی	اختصار سے کام لینا، بات کو مختصر کرنا	بوسہ گاہِ خلائق	مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے۔
ترکش	تیردان، تیر رکھنے کی جگہ	تکبیر	اللہ اکبر کہنا
جلاوطن کرنا	وطن سے نکالنا	چشمِ انتظار	انتظار کرنے والی آنکھ
حافظِ عالم	زمانے کی حفاظت کرنے والا	دارالامان	امن کی جگہ
دعوتِ حق	حق وصداقت کی دعوت، تبلیغِ دین	رائیں	رائے کی جمع، مشورے
عداوت	دشمنی	عزم	ارادہ
فال	شگون	فرشِ گل	پھولوں کا فرش
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ	قرائن	اندازے، نشانیاں
گراں بہا	قیمتی	محاصرہ	گھیرا ڈالنا
محبوس	قیدی	معیوب	عیب والا، بُرا
نوخیز	نوجوان	وجودِ اقدس	مقدّس وجود
وحیِ الٰہی	اللہ کا پیغام جو نبیوں پر آتا ہے۔	ہدف	نشانہ
ہمہ تن	بھرپور توجہ سے	فاتحِ خیبر	حضرت علیؓ کو کہا جاتا ہے۔
تڑکے	صبح سویرے	فرزند	بیٹے
آستانہ	چوکھٹ، گھر	جھٹ پٹا	صبح وشام کا وقت جس میں تھوڑی سی تاریکی ہو۔

سبق کا خلاصہ

مولانا شبلی نعمانیؒ شاعر بھی تھے، لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر اُن کی نثر پر ہے۔ ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔ اس سبق میں مولانا نے تبلیغ اسلام کے لیے پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔

مکہ میں جب اہل کفار کا ظلم وستم مسلمانوں پر زیادہ ہوا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمۡ نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔ نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوا تو اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے اور اللہ کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمۡ کو بھی ہجرت کی اجازت مل گئی۔ ادھر قریش مکہ کو جب خبر ملی کہ مسلمان مدینہ میں طاقت پکڑ رہے ہیں تو اہل قریش خطرہ محسوس کرنے لگے اور نعوذ باللہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمۡ کو قتل کرنے کے منصوبے بنانے لگے۔ تمام قبائل نے مل کر آپ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کو ختم کرنے کا منصوبہ بنایا تاکہ قبائل سے بدلہ نہ لیا جاسکے۔ کفار مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کے گھر کا محاصرہ کرلیا اور باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔ آپؐ نے حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کو کہا اور مکہ والوں کی امانتیں واپس کر کے مدینہ آجانے کا حکم دیا۔

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ اللہ تعالیٰ کی مدد سے گھر سے نکلے اور کعبہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''مکہ! تُو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔''

آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں تین راتیں قیام فرمایا۔ اس دوران حضرت عبداللہ رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہا مکہ والوں کی خبریں اور کھانا پہنچاتے رہے۔ مکہ والے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کی تلاش میں نکلے اور غارِ ثور کے دہانے تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ نے فرمایا: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''

مدینہ روانگی کے دوران سراقہ بن جعشم نے آپ کو دیکھ لیا اور گرفتار کرنے کے لیے آگے بڑھا تو گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔ دوبارہ کوشش کی پھر ایسا ہی ہوا۔ سو اُونٹ انعام کے لالچ میں آگے بڑھا تو گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ اس نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ سے معافی مانگی اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا۔ دوسری طرف مدینہ کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ روز مدینہ سے باہر آکر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کا انتظار کرتے اور شام کو لوٹ جاتے۔ ایک دن ایک یہودی نے قلعے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کو نشانیوں سے پہچان کر پکارا: ''اہلِ عرب! لو تم جس کا انتظار کرتے تھے، وہ آ گیا۔'' یہ سننا تھا کہ تمام شہر تکبیر کی آواز سے گونج اٹھا۔

اہم اقتباسات اور سیاق وسباق کے حوالے سے ان کی تشریح

اقتباس 1 : اس بنا پر جنابِ امیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: ''مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔'' یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جنابِ امیر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ کا بسترِ خواب قتل گاہ کی زمین ہے، لیکن فاتحِ خیبر کے لیے قتل گاہ فرشِ گُل تھا۔

حوالۂ متن: یہ اقتباس سبق '' **ہجرت نبوی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ'' سے لیا گیا ہے جو کہ ''**مولانا شبلی نعمانیؒ**'' کی مشہور تصنیف ''**سیرۃ النبیؐ**'' سے ماخوذ ہے۔

(نوٹ: یہ چیز واضح کر لیں کہ سبق کا عنوان اور مصنف کا نام لکھنے کو ہی ''حوالۂ متن'' کہا جاتا ہے یہ الگ سے کوئی چیز نہیں ہوتی۔ درج بالا طریقے کے علاوہ ایک طریقہ یہ بھی ہے)

سبق کا عُنوان : **ہجرت نبوی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمُ

مصنف کا نام : مولانا شبلی نعمانیؒ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ	**فرشِ گل**	پھولوں کا فرش
فاتحِ خیبر	حضرت علیؓ کو کہا جاتا ہے۔	**جنابِ امیرؓ**	حضرت علیؓ

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے ابتدائی حصے سے لیا گیا ہے۔اس سبق میں مولانا شبلی نعمانیؒ نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعات اور تبلیغ اسلام میں پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔کفار مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔اللہ کی طرف سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا۔تشریح طلب اقتباس کے بعد ذکر ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ نے حضرت ابوبکر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تین راتیں غارِ ثور میں قیام کیا۔سراقہ بن جعشم نے تعاقب کیا لیکن تائب ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ مدینہ پہنچ گئے جہاں بڑی شدت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کا انتظار ہو رہا تھا۔

اقتباس کی تشریح:۔

مولانا شبلی نعمانیؒ کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔تشریح طلب اقتباس میں مولانا نے تبلیغ اسلام کے دوران پیش آنے والی ابتدائی مشکلات بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ قریش کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ سے حد درجے کی دشمنی تھی۔وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کو قتل کرنے کے منصوبے بنا رہے تھے۔کفار مکہ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کے گھر کا محاصرہ کر لیا تھا۔اہل عرب زنانہ مکان کے اندر داخل ہونا بُرا سمجھتے تھے اس لیے باہر ٹھہرے رہے۔قریش کو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ سے دشمنی بھی تھی مگر اس کے باوجود وہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کی دیانت پر پورا اعتماد کرتے تھے یہ ہی وجہ تھی کہ اس وقت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کے پاس ان کا بہت سا سامان بطور امانت پڑا ہوا تھا۔آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کو اللہ کی طرف سے قریش کے ارادے کی خبر پہلے سے ہو چکی تھی اس لیے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ نے حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے۔میں آج ہی مدینہ روانہ ہو جاؤں گا۔تم میرے پلنگ پر سو جانا اور صبح کے وقت سب کی امانتیں ان کے اصل مالکوں کو واپس کر دینا۔یہ ایک سنگین اور خطرناک صورتحال تھی۔حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو بھی علم تھا کہ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کے قتل کا ارادہ کیا ہے۔آج رات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کا بستر قتل گاہ ہوگا لیکن حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ سے بہت محبت تھی۔لیکن فاتح خیبر مراد حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے لیے وہ قتل گاہ پھولوں کی سیج تھی۔حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے یہ فریضہ بغیر خوف کے انجام دیا۔

اقتباس 2:

صبح قریش کی آنکھیں کُھلیں، تو پلنگ پر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کی بجائے جنابِ امیر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ تھے۔ظالموں نے آپؓ کو پکڑا اور حرم میں لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔پھر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمُ کی

تلاش میں نکلے۔ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔آہٹ پا کر حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ غمزدہ ہوئے اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر ان کی نظر پڑ جائے،تو ہم کو دیکھ لیں۔

سبق کا عُنوان : ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

مصنف کا نام : مولانا شبلی نعمانیؒ

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جنابِ امیرؓ	حضرت علیؓ	محبوس	قید میں رکھنا
غمزدہ	غم میں مبتلا ہونا	غار کے دہانے	غار کے منہ

سیاق و سباق:۔

زیرِ تشریح اقتباس مذکورہ سبق کے درمیانی حصے سے لیا گیا ہے۔اس سبق میں مولانا شبلی نعمانیؒ نے رسول پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے واقعات اور تبلیغ اسلام میں پیش آنے والی ابتدائی مشکلات کو بیان کیا ہے۔اللہ کی طرف سے آپؐ کو مدینہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا۔تشریح طلب اقتباس سے پہلے ذکر ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت ابوبکر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جبل ثور کے غار میں پوشیدہ ہو گئے۔جہاں پر آپ نے تین راتیں قیام کیا۔ تشریح طلب اقتباس کے بعد ذکر ہے کہ سراقہ بن جعشم نے تعاقب کیا لیکن تائب ہوا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدنیہ پہنچ گئے جہاں بڑی شدت سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا انتظار ہو رہا تھا۔

اقتباس کی تشریح:۔

مولانا شبلی نعمانیؒ کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔تشریح طلب اقتباس میں مولانا شبلی نعمانیؒ ہجرت مدینہ کے دوران غارِ ثور میں پیش آنے والے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہو چکا تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو بلا کر امانتیں ان کے اصل مالکوں کو واپس دینے کا حکم دیا پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت ابوبکر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غارِ ثور میں جا کر پوشیدہ ہو گئے اور وہاں تین دن تک قیام کیا۔اہل قریش جو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قتل کرنے کا ارادہ کر چکے تھے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے گھر کا محاصر کیے ہوئے تھے۔مگر صبح قریش والوں نے جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بستر پر حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو پایا تو ظالموں نے آپ رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر حرم میں قید کر دیا۔اہل قریش کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو تو تھوڑی دیر بعد چھوڑ دیا لیکن پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تلاش میں نکل پڑے۔ظالم اہل قریش حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تلاش کرتے ہوئے غارِ ثور کے منہ تک پہنچ گئے۔جب حضرت ابوبکر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے ظالموں کے قدموں کی آواز سنی تو خوف زدہ ہو گئے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ اب دشمن ہمارے اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر وہ اپنے قدموں کی جانب دیکھ لیں تو وہ ہم کو ضرور دیکھ لیں گے۔

آپؐ نے فرمایا:

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (سورۃ توبہ:۴۰)

ترجمہ: ''گھبراؤ نہیں، بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

مشق کے لیے طلبہ درج ذیل اہم اقتباسات کی تشریح کریں۔

اقتباس۱: ظالموں نے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑا اور حرم لے جا کر تھوڑی دیر محبوس رکھا اور چھوڑ دیا۔ پھر آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی تلاش میں نکلے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے غار کے دہانے تک آ گئے۔ آہٹ پا کر حضرت ابوبکرؓ غمزدہ ہوئے اور آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ سے عرض کیا کہ اب دشمن اس قدر قریب آ گئے ہیں کہ اگر اپنے قدم پر ان کی نظر پڑ جائے، تو ہم کو دیکھ لیں۔

اقتباس۲: اس وقت جب کہ دعوتِ حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی جھنکاریں سنائی دے رہی تھیں، حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا، لیکن خود وجود اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ جو اُن ستم گاروں کا حقیقی ہدف تھا، اپنے لیے حکم خدا کا منتظر تھا۔

اقتباس۳: ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں ''نہیں'' نکلا، لیکن سو اونٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیری بات مان لی جاتی۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے سے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔

اقتباس۴: قریش نے دیکھا کہ اب مسلمان مدینے میں جا کر طاقت پکڑے جاتے ہیں اور وہاں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے مختلف رائیں پیش کیں۔ ایک نے کہا: محمد رَسُوْلُ اللّٰہِ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیریں ڈال کر مکان میں بند کر دیا جائے۔ دوسرے نے کہا: جلا وطن کر دینا کافی ہے۔ ابوجہل نے کہا: ہر قبیلے سے ایک شخص انتخاب ہو اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر تلواروں سے ان کا خاتمہ کر دے۔

اقتباس۵: تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ تمام شہر ہمہ تن چشم انتظار تھا۔ معصوم بچے فخر و جوش میں کہتے پھرتے تھے کہ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ آ رہے ہیں۔ لوگ ہر روز تڑکے سے نکل نکل کر شہر کے باہر جمع ہوتے اور دوپہر تک انتظار کر کے حسرت کے ساتھ واپس چلے آتے۔

کثیر الانتخابی سوالات

نمبر شمار	سوالات	D	C	B	A	درست آپشن
1	حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان......کی طرف رخ کرنے کا حکم دیا:	یمن	طائف	مدینہ	مکہ	B
2	آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ نے مدینے کے سفر کا عزم فرمایا اپنی نبوت کے:	پندرھواں	تیرھواں	دسواں	بارھواں	C
3	اس وقت بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے پاس بہت سی......جمع تھیں۔	نعمتیں	کھجوریں	امانتیں	تلواریں	B
نمبر شمار	سوالات	D	C	B	A	درست آپشن

C	جناب ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	جناب عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	جناب امیر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	جناب عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	کس کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔	4
A	تین	چار	پانچ	سات	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ نے غارِ ثور میں کتنی راتیں گزاریں۔	5
A	سیرۃ النبی ﷺ	ہجرت مدینہ	مقالات سرسید	آبِ حیات	سبق ''ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ'' کس تصنیف سے لیا گیا ہے؟	6
B	حضرت عائشہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا	حضرت اسماء رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا	حضرت فاطمہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا	حضرت خدیجہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہا	کون گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں؟	7
D	حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے	حضرت زید رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے	حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے	حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے	ہجرت سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔	8
C	سراقہ	جشم	عامر بن فہیرہ	عامر بن زید	حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے غلام کا نام تھا:	9
C	پتھر	کپڑے	چمڑے	شیشے	فرمان امن کس کے ٹکڑے پر لکھا گیا؟	10
D	سید سلیمان ندویؒ	مولانا آزاد	مولانا حالی	مولانا شبلی نعمانیؒ	ہجرت نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کے مصنف کا نام ہے:	11
A	لکھنؤ	دہلی	لاہور	آگرہ	"ندوۃ العلما" کا قیام کس شہر میں عمل میں آیا؟	12
C	تین	چار	پانچ	چھ	شعر العجم کتنی جلدوں پر مشتمل ہے؟	13
D	اُردو	عربی	انگریزی	فارسی	مولانا شبلی علی گڑھ میں .... کے اُستاد مقرر ہو گئے۔	14
A	1857ء	1858ء	1885ء	1887ء	مولانا شبلی نعمانی کا سن پیدائش ہے:	15
C	1906ء	1913ء	1914ء	1916ء	مولانا شبلی نعمانی کا سن وفات ہے:	16
B	عاشقانہ	زنانہ	کافرانہ	مردانہ	اہل عرب .... مکان میں گھسنا معیوب سمجھتے تھے۔	17
B	حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی چادر اوڑھ کر ان کے پلنگ پر سو گئے۔	18
B	کھجور	دودھ	روٹی	شہد	ہجرت کے وقت غار ثور میں قیام کے دوران حضورؐ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کی تین دن تک صرف یہی غذا تھی۔	19
B	ایک نعمت	فرشِ گل	کانٹوں کا بستر	امن کا مرکز	فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ تھا۔	20
C	حضرت عثمان رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت عمر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت ابوبکر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت علی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ	حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ نے کس سے فرمایا ''گھبراؤ نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے۔''	21
C	یمن	طائف	مدینہ	مکہ	دارالامان سے مُراد ہے۔	22

23	فاتح خیبر سے مراد ہیں۔	حضرت ابوبکر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	حضرت علی رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	حضرت عمر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	حضرت خالد بن ولید رضی للہ تعلی عنہ	C
24	مولانا شبلی نعمانی نے ایک عظیم ادارہ دارالمصنفین قائم کیا:	علی گڑھ میں	اعظم گڑھ میں	لکھنؤ میں	دہلی میں	C
25	اجرام کا واحد ہے۔	جرم	جوہر	جراحت	اجزاء	D
26	''دارالمصنفین'' قائم کیا۔	مولانا حالی نے	مومن نے	شبلی نعمانی	ذوق نے	B
27	حضرت محمد صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ نے امانتیں سپرد کیں۔	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	حضرت اسما رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	حضرت امیر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	حضرت عامر بن فہیرہ	B
28	سوانح ''مولانا روم'' کس مصنف کی تحریر ہے؟	علامہ اقبالؒ	مولانا محمد حسین آزاد	سید امتیاز علی تاج	مولانا شبلی نعمانی	A
29	حضرت............ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔	عمر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	زید رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	علی رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	ابوبکر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ	A

مختصر سوالات کے جوابات

سوال 1: ہجرت نبوی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ سے کیا مراد ہے؟

جواب: ہجرت نبوی صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ سے مراد وہ ہجرت ہے جو آپ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ نے نبوت کے تیرھویں سال کے آغا زمیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکہ سے مدینہ کی طرف فرمائی تھی۔

سوال 2 حضرت امیر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب: حضرت امیر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ سے مراد حضرت علی رضی اللہُ تعالیٰ عنہ ہیں۔

سوال 3: رسول پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب: رسول پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ نے نبوت کے تیرھویں سال میں مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

سوال 4: رسول پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ نے حضرت علی رضی اللہُ تعالیٰ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ نے جناب امیر حضرت علی رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں جا کر واپس دے آنا۔"

سوال 5: حضرت اسماء کون تھیں؟

جواب: حضرت اسماء رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی تھیں۔ جب نبی پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا رہے تھے اور غار ثور میں قیام کیا تھا تو حضرت اسماء رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ حضرت محمد صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ اور حضرت ابوبکر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو تین دن کھانا پہنچاتی تھیں۔

سوال 6: قریش نے رسول پاک صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلیٰ آلِهِ وَاَصْحَابِهِ وَسَلَّمْ اور حضرت ابوبکر رضی اللہُ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب: قریش نے اشتہار دیا کہ جو شخص محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کو یا ابوبکر رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک سو اونٹ انعام دیا جائے گا۔

سوال 7: سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب: سراقہ بن جعشم نے عین اس حالت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کو دیکھ لیا جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ روانہ ہو رہے تھے۔ وہ گھوڑا دوڑا کر قریب آیا لیکن گھوڑے نے ٹھوکر کھائی، وہ گر پڑا، ترکش سے فال کا تیر نکالا کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں نہیں نکلا۔ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اب کی بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے دوبارہ فال نکالنے پر بھی جواب نہ میں آیا تو وہ ہمت ہار گیا۔

سوال 8: ہجرت کے دوران غار میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ نے کس خوراک پر گزارہ کیا؟

جواب: ہجرت کے دوران غارِ ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ کا غلام عامر بن فہیرہ بکریاں چرا کر لاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ ان کا دودھ پی لیتے۔ تین دن تک صرف یہی غذا تھی، لیکن ابنِ ہشام نے لکھا ہے کہ روزانہ شام کو حضرت اسماء رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہا گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔

سوال 9: سراقہ بن جعشم کو کس نے فرمانِ امن لکھ کر دیا؟

جواب: سراقہ بن جعشم کو فرمان امن' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے غلام ''عامر بن فہیرہ'' نے چمڑے کے ٹکڑے پر لکھ کر دیا۔

سوال 10: مولانا شبلی نعمانیؒ کی کوئی سی دو تصانیف کے نام لکھیے۔

جواب: مولانا شبلی نعمانیؒ متعدد تصانیف ہیں۔ اہم تصانیف میں: شعر العجم، الفاروق رضی اللّٰہُ تعالیٰ عنہ، المامون، سیرۃ النعمان، الغزالی، سوانحِ مولانا روم، سفرنامہ روم و مصر و شام، اور سیرۃ النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ شامل ہیں۔

سوال 11: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی عمر کتنے برس تھی؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کی عمر تریسٹھ (63) برس تھی۔

سوال 12: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ نے مکہ اور مدینہ میں کتنے سال دعوت و تبلیغ کا کام کیا؟

جواب: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ نے مکہ میں 13 سال اور مدینہ میں 10 سال دعوت و تبلیغ کا کام کیا۔

سوال 13: جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھیں۔

ہدف، جھنکاریں، رائیں، زنجیر، قبیلہ

جواب:

واحد	جمع	واحد	جمع
ہدف	اہداف	جھنکار	جھنکاریں
رائے	رائیں	زنجیر	زنجیریں
قبیلہ	قبائل	رمز	رموز